السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے خطیب نے مسئلہ بیان کیا تھا کہ قے آنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا حوالہ دیا تھا، اس سلسلہ میں صحیح موقف کیا ہے، کیا واقعی قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قے آنے کی دو صورتیں ہیں۔ ازخود قے آجائے۔ 2) دانستہ قے کی جائے۔ (1

پہلی حالت میں روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ دوسری حالت میں روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور اس کی قضا دینا پڑتی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے روزے کی حالت میں خودبخود قے آجائے اس پر قضا نہیں ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر قے کرے تو وہ قضا دے گا۔'' [1]

اس مسئلہ کے متعلق علماء امت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سوال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا حوالہ دیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مطلق طور پر قے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا لیکن یہ قول صحیح سند سے ثابت نہیں ہے، اس قول کے درج ذیل الفاظ ہیں: ''تین چیزیں روزہ فاسد نہیں کرتیں: قے کرنا، سینگی لگوانا اور احتلام ہوجانا۔'' [2]

لیکن اس کی سند میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم نامی راوی ضعیف ہے۔ [3]

اس بنا پر یہ قول قابل حجت نہیں ہے، اس وضاحت کے بعد ہمارا رجحان یہ ہے کہ خطیب صاحب کا موقف مبنی بر حقیقت نہیں بلکہ صحیح روایات کے پیش نظر راجح موقف یہ ہے کہ ازخود قے آنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا جبکہ دانستہ قے کرنے سے روزہ خراب ہوجاتا ہے، اس کے بعد روزے دار کو اس کی قضا دینا ہوگی۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مسند امام احمد، ص: ۴۹۸، ج۲۔

[2] جامع ترمذی، الصیام: ۷۱۹۔

[3] میزان الاعتدال، ص: ۵۶۴، ج۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:251

محدث فتویٰ